حاصلِ آزادی تجدیدِ غلامی

ہمارے سرمایۂ عظمت میں سب سے بڑا جوہر، تاریخ اسلامیات ہند کے دین پرور باغی اذہان اور وارث نبوت مقدس انقلابی وجودات کے حاصل دنیا و دین افکار و اعمال سے وابستگی ہے۔ معماران قصر خلافت و امامت۔ اور مسافران شاہراہ حکومت و نیابت کی حیات نو کا پیامبر ہونے کی حیثیت سے اپنے مشترک العقائد ساتھیوں اور متحد المساعی رفقاء کی خدمت میں "تجدید عہد کا ایمان افروز انقلابی پیغام پہنچا رہے ہیں۔ ہمارے وہ ادیب اور شاعر جو ملک کے دور دراز گوشوں میں خون تمنی پر مزار حسرت بنے بیٹھے ہیں اور ہم سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ان کی مشترکہ مساعی کا یہی کچھ ماحصل تھا؟..... کیا انہوں نے اسی دن کیلئے پھول جیسی جوانیوں پر پتھروں کا بوجھ ڈھویا تھا کہ ان کے خلوص و ایثار کو قتالۂ فرنگ کے اشارہ ابرو پر یوں قربان کر دیا جائے؟ کیا انہوں نے سلئے استلاء غلامی کے خار زار اور ظلم و جفا سے سلگتے ہوئے صحرا کو عبور کیا تھا کہ خون کی ندی میں تیر کر لیلئ حریت و خلافت سے ہم کنار ہونے کے بجائے انہیں تجدید غلامی کی صبح کاذب کو اپنا حاصل انتظار اور مقصد وصال بتانے پر مجبور کیا جائے۔ کیا وہ ضعیف مائیں جو نگاہوں کی روشنی بار چکی ہیں اور وہ اداس باپ جو قلوب کا سکون گنوا چکے ہیں انہوں نے ہمیں اس روز بد کے لئے چنا تھا کہ ان کی کشت آرزو انہی کے سامنے یوں پامال و تاراج کر دی جائے۔

چمن کو اس لئے مالی نے خوں سے سینچا تھا
کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں

بلبل ہمہ تن خون شد و گل شد ہمہ تن چاک
اے وائے بہارے اگر انیست بہارے

آج ہم سب کو بچھڑے ہوئے ساتھیوں کے اس دلدوز اندوہ گیں، جگر پاش، اور غمناک سوال پر امعان نظر اور صمیم قلب سے سوچ بچار کرنا ہے۔ کیونکہ یہ سوال محض ادبی اور سیاسی نہیں۔ اس پر ہمارے سوختہ بخت ملک اور ہماری معتوب و مبتلیٰ قوم کے مبہم دینی و اجتماعی مستقبل کا انحصار ہے۔ ہم اپنے رفقاء کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر ممکن و مقدور قربانی دے کر دین و ملت کے مشترکہ اثاثہ کی حفاظت کریں گے۔

فتن و شرور کے اس نئے دور اور ایمان کسل حالات ہم انقلاب پسند اور خدا شناس لوگوں کو نئے عزم کے ساتھ اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور تعاون کے طالب و خواستگار ہیں۔ ان تنصر واللّٰہ ینصر کم ویثبت اقدامکم

آئیے ہم سب مل کر ورثۂ خلافت و نبوت کی حفاظت کا حلف اٹھائیں اور ملک کے تمام انقلاب پسند مسلم عناصر کو از سر نو تقویت بخشنے اور منظم کرنے کی جدوجہد میں ایک دوسرے سے سبقت کریں۔ تاکہ عادل مطلق کی بارگاہ میں رسوائی دین فطرت کے ہولناک جرم کی پاداش میں ہمیں خجل اور سرنگوں نہ ہونا پڑے، اور دار الامتحان میں ہماری سعی تجدید و جہاد، ذریت ابلیس اور اولیاء طاغوت کے لئے بازیچہ تمسخر نہ بن کے رہ جائے۔ فانّه مولنا ولا مولی لهم

ناموس ملت کی ارزاں فروختگی کا نوحہ گر

سید ابوذر بخاری

۲۳ محرم ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء